فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا خوف خدا

11 June 2026

(For Islamic Brothers)

ہند بھر میں دعوت اسلامی (انڈیا) کے ہفتہ وار
اجتماعات میں ہونے والا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ پاک کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جمعرات کا دِن آتا ہے اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (اَلْفِرْدَوس بمأثور الْخِطاب ج ۱ ص ۱۸۴ حدیث ۶۸۸)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام　　اس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام
اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام　　مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جہنَّم کی دل ہِلا دینے والی کیفیت

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرت کَعبُ الْاَحبار رَضِیَ اللہُ عَنْہ (مشہور تابِعی بُزُرگ) سے اِرشاد فرمایا: اے کَعب (رَضِیَ اللہُ عَنْہ)! ہمیں ڈر والی کچھ باتیں سنائیے! حضرت کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے تعمیلِ اِرشاد کرتے ہوئے عرض کی: یا امیرَالمؤمنین! اگر آپ قِیامت کے دن ستَّر (70) اَنبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اعمال لے کر آئیں تب بھی محشر کے اَحوال دیکھ کر انہیں بہُت ہی کم جاننے لگیں گے۔ یہ سُن کر امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کچھ دیر کے لئے سر جُھکا لیا پھر جب (رِقَّت میں) کمی آئی تو اِرشاد فرمایا: اے کَعب! مزید سنائیے۔ عرض کی: یا امیرَالمؤمنین! اگر جہنَّم (Hell) میں سے بَیل کی ناک کے سوراخ جتنا حصّہ مشرِق میں کھول دیا جائے تو مغرب میں موجود شخص کا دِماغ اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل کر بہ جائے۔ اِس پر امیرُ

1…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے (رِقَّت کے سبب) کچھ دیر کے لئے سر جُھکا لیا۔ حضرت کعبُ الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مزید بتایا: جب قِیامت کا دن آئے گا تو اللہ پاک سب اَگلوں پچھلوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا، پھر فِرِشتے نازِل ہو کر صَفیں بنائیں گے۔ اِس کے بعد اللہ پاک اِرْشاد فرمائے گا: اے جبرائیل! جہنَّم کو لے آؤ۔ تو حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جہنم کو اس طرح لے کر آئیں گے کہ اس کی سَتَّر (70) ہزار لگاموں کو کھینچا جارہا ہو گا، پھر جب جہنّم مخلوق سے 100 برس کی راہ کے فاصلے پر رہ جائے گی تو اِس زور سے گرجے گی کہ جس سے مخلوق کے دل دَہَل جائیں گے، پھر جب دوبارہ گرجے گی تو ہر مُقرَّب فِرِشتہ اور نبیِّ مُرسَل گھٹنوں کے بَل گر جائے گا، پھر جب تیسری مرتبہ گرجے گی تو لوگوں کے دل گلے تک پہنچ جائیں گے اور عَقلیں گھبرا جائیں گی، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: یاالٰہی! میں تیرے خلیل ہونے کے صَدقے سے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض گُزار ہوں گے: یاالٰہی پاک! میں اپنی مُناجات کے صَدقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حضرت عیسیٰ روحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: یاالٰہی! تُو نے مجھے جو عزّت (Respect) دی ہے اُس کے صدقے میں صرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔

(اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۱ ص ۴۹، ملتقطاً، از نیکی کی دعوت، ص۳۳۹)

جَلا دے نہ نارِ جہنّم کرم ہو پئے بادشاہِ اُمَم یاالٰہی
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی
تُو عطّار کو بے سبب بخش مَولیٰ کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص: ۱۱۱، ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے بروزِ قِیامت جب جَہَنَّم کو لایا جائے گا تو وہ کیسا جان کو پگھلا دینے والا مَنظر ہو گا؟ ذرا تَصَوُّر کیجئے! اِس وقت سُورج چار ہَزار (4000) بَرس کی راہ پَر ہے اور اِس طرف اُس کی پیٹھ ہے، قِیامت کے دِن سُورج صِرف ایک امِیل پَر ہو گا اور اُس کا مُنہ اِس طرف ہو گا، اس کی تپش (Heat) سے بھیجے کھولتے ہوں گے اور اِس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ سَتّر (70) گز زمین میں جَذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، کسی کے گھٹنوں، کسی کی کَمر، کسی کے سِینے، کسی کے گلے تک اور غیر مسلم کے تو مُنہ تک چڑھ کر مثلِ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈُبکیاں کھائے گا۔ اِس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہو گی مُحتاجِ بَیان نہیں، زَبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، بعضوں کی زَبانیں مُنہ سے باہَر نکل آئیں گی، دِل اُبل کر گلے کو آجائیں گے، ہر شخص بَقَدرِ گُناہ تکلیف میں مُبتَلا کیا جائے گا، پھر باوُجود اِن مُصیبَتوں کے کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہو گا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چُھڑائیں گے، بیوی بچے الگ جان چُرائیں گے ، ہر ایک اپنی اپنی مُصیبَت میں گرِفتار ہو گا، کوئی کسی کا مدد گار نہ ہو گا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۱۵۷، ملتقطاً) یہ سَب مَصائِب کیا کم ہوں گے کہ اِس کَڑے وَقت میں جَہَنَّم کو بھی لایا جائے گا کہ اِس کے بَھڑکنے سے مَخْلُوق (Creature) کے دِل دِہل جائیں گے، اَلغَرض! میدانِ محشر کی سختیاں ایسی ہوں گی کہ بڑے بڑے نیک اعمال بھی وہاں کم محسوس ہوں گے ، بڑے بڑے ہوشیاروں کی عقلوں کے چراغ گل ہو جائیں گے، یہاں تک کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام جو یقیناً بخشے بخشائے ہیں، وہ بھی نفسی نفسی کی فریاد کریں گے، غور کیجئے! کہ اُس کڑے وقت میں ہمارا کیا بنے گا؟

آج ہم لوگ سر تاپا گُناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، رات دن غفلتوں میں بسر ہو رہے ہیں، ہمیشہ رہنے والی زندگی کو بُھلا کر اس دنیا کی عارضی حیات پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں، دَھن کمانے کی دُھن میں ہم ایسے مگن ہیں کہ اپنی پیدائش کا مقصدِ حقیقی بُھلا بیٹھے ہیں، ہمیں نہ موت کی سختیوں کی پرواہ ہے نہ قبر کے تاریک گڑھے کا کچھ خوف، ذرا سوچئے! کہ ہم میدانِ محشر کی سختیوں کو کیسے برداشت کرپائیں گے؟ لہٰذا ہماری بہتری اسی میں ہے کہ اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کریں، اپنی آخرت کی فکر کریں، نیک اعمال کی کثرت کریں، گناہوں سے دُور رہیں اور نیک لوگوں کی صحبتیں اپنائیں۔ یاد رکھئے! شیطان ہمارا دشمن ہے وہ مردُود کبھی نہیں چاہے گا کہ ہم گناہوں بھری راہ چھوڑ کر نیکیوں کے راستے پر گامزن ہو جائیں، اس لیے وہ طرح طرح کے وسوسے بطورِ مشورہ (Advice) ہمارے ذہنوں میں ڈالنے کی کوشش کرے گا، مثلاً جَذباتی فیصلہ اچھا نہیں ہوتا، رَفتہ رَفتہ اپنی اِصلاح کرلینا۔ ایک دَم سے مولوِی مَت بن جانا، ہاتھوں ہاتھ سُنَّتوں کی تَربِیَت کے قافلے میں سَفر کرنا مُناسِب نہیں، بَس دِھیرے دِھیرے کوشِش جاری رکھو! ابھی تو سارِی زندگی پڑی ہے، ابھی تو تُمہاری عُمر (Age) ہی کیا ہے، ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی، شادی کے بعد داڑھی بڑھالینا بلکہ حَج کو چلے جانا اور مَدینۂ مُنوَّرہ سے داڑھی رَکھ کر آنا، جب بُوڑھے ہو جاؤ تو عِمامہ سَجالینا وغیرہ وغیرہ۔

حُبِّ دُنیا میں دل پھنس گیا ہے ... نَفسِ بدکار حاوِی ہوا ہے
ہائے شیطاں بھی پیچھے پڑا ہے ... یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص:134)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! یہ سَب شیطانی خیالات انتہائی خَطرناک ہیں۔ آہِستہ آہِستہ سُدھرنے کا ذہن بنائے رکھنے میں نُقصان ہی نُقصان ہے۔ اِس سے جہاں گُناہوں میں اضافہ ہوسکتا ہے، وہیں اِس بات کی بھی کوئی گارنٹی نہیں کہ ہمیں تَوبہ کرنے کی مُہلت ملے گی بھی یا نہیں؟ کیوں کہ موت صرف بُوڑھوں، کینسر (Cancer) یا دِل (Heart) کے مریضوں ہی کو آتی ہو، ایسا نہیں ہے۔ روزانہ نہ جانے کتنے ہی کَڑیل نوجوان حادِثات کا شکار ہو کر اَچانک موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ موت آئے اور ہماری سانسوں کی مالا ٹُوٹ کر بکھر جائے فوراً اپنے ربّ کی بارگاہ میں جھک جانا چاہیے، گناہوں سے سچّی اور پکّی توبہ کرنی چاہیے اور نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوجانا چاہیے۔

بڑی کوششیں کی گناہ چھوڑنے کی رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی!
مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص:۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز میں گریہ وزاری!

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے ایک حکایت اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں میں میدانِ محشر کی کیفیتوں کے ساتھ ساتھ اَمیرُ الْمُؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا خوفِ خدا بھی ملاحظہ کیا۔ آپ کا شمار **عشرۂ مبشرہ** (یعنی وہ 10 خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جن کو مالکِ جنّت و کوثر، شفیعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی زندگی میں ہی ان کو جنّت کی بشارت عطا فرمائی) میں ہوتا ہے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ ہیں، کامل علم و عمل والے اور وقت کے اَمِیْرُ الْمؤمنین یعنی مُسلمانوں کے خلیفہ (Caliph) ہونے کے باوُجود آپ

خوفِ خدا کے سبب اکثر گریہ وزاری فرماتے، نماز میں خوفِ خدا سے مُتَعَلِّق آیات سُن کر آپ کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔ چنانچہ

آپ کے شہزادے صحابیِ رسول، حَضرت عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے اَمِیْرُالمؤمنین حَضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہ کے پیچھے نماز ادا کی تو میں نے 3 صفوں کے پیچھے سے آپ کے رونے کی آواز سُنی۔ (حلية الاولیا،عمر بن الخطاب، ۸۸/۱،از فیضان فاروقِ اعظم، ۵۳/۲)

حَضرت عبدُاللہ بن سائب رَضِیَ اللہُ عَنۡہ سے روایت ہے کہ ایک بار اَمِیْرُالمؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنۡہ کو کسی سبب سے نمازِ عشا میں تاخیر (Delay) ہو گئی تو میں نے نمازِ عشا کی امامت کروائی، آپ بعد میں تشریف لے آئے اور نماز میں شامل ہو گئے۔ میں نے سُوْرَۃُ الذّٰرِیات کی تلاوت کی اور جب میں اس آیتِ مبارکہ (آیت نمبر 22) پر پہنچا:

﴿وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝۲۲﴾ تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور آسمان میں تمہارا رِزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے﴾ تو سَ حَضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنۡہ بلند آواز سے رونے لگے۔ (کنزالعمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابة، فضائل الفاروق،الجزء ۱۲،۲۵۷/۱۲، حدیث:۳۵۷۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیرتِ فاروقی کا مظہر بن جائیے:

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً نماز کو اس کی حقیقی لذّت کے ساتھ ادا کرنا ہی عبادت کی معراج ہے اور حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنۡہ خُشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا فرماتے، نماز میں خوفِ خدا سے روتے اور عبادت کا حقیقی لُطف اُٹھاتے تھے، مگر اَفسوس! ہمارا حال شاید

اس کے بالکل بر عکس ہے، ہمیں تو **خُشُوع و خُضُوع** کے معنٰی بھی پتہ نہیں ہوں گے کہ خُشُوع و خُضُوع کہتے کس کو ہیں، نماز کے فرائض و واجبات، نماز کی سُنّتیں اور اس کے مُستحبّات کی ہمیں شاید صحیح طرح معلومات ہی نہ ہوں گی، **یاد رکھئے!** حُقُوقُ اللہ میں سے نمازاِنتہائی اَہَمِّیَّت کی حامِل ہے، جس کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا کہ بروزِ قِیامَت سب سے پہلے اسی کے مُتَعَلِّق سوال کیا جائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے **"اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُه"** یعنی کل قِیامَت کے دن بندے سے سب سے پہلے اس کی نَماز کے بارے میں سوال ہو گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نَماز کو اپنے تمام تر دنیوی معاملات پر ترجیح دیں اور نَماز کا وَقْت ہوتے ہی سارے کام کاج چھوڑ کر نَماز کی تیاری میں مَصروف (Busy) ہو جایا کریں اور نِہایَت ہی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ باجماعت نَماز اَدا کیا کریں کیونکہ صحیح طور پر نماز پڑھنے سے جہاں دِین و دُنیا کی بے شُمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں، وہیں اس کا ایک بہترین اُخْرَوِی فائدہ یہ بھی ہے کہ کل بروزِ قِیامَت یہی نَماز ہماری نَجات و مَغْفِرت کا باعث بن جائے گی۔ جیسا کہ

خُشُوع و خُضُوع سے نَماز پڑھنے والے کی مَغْفِرت

نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے پانچ (5) نَمازیں فَرض فرمائی ہیں، جو ان کے لئے بہتر طریقے سے وضو کرے اور اُنہیں ان کے وَقْت میں اَدا کرے اور ان کے رُکُوع و سُجود، خُشُوع کے ساتھ پورے کرے تو اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اس کی مَغْفِرت فرمادے اور جو اُنہیں اَدا نہیں کرے گا تو اللہ پاک کے ذِمّے اس کے لئے کچھ نہیں، چاہے تو اسے مُعاف فَرمادے اور چاہے تو اسے عَذاب دے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظة علی وقت الصلوات، ج ۱، ص ۱۸۶، رقم: ۴۲۵)

اے کاش! ہم بھی سیرتِ فاروقی پر عمل کرنے والے بن جائیں، اے کاش! ان کے جذبۂ عبادت کے صدقے ہم بھی خُشوع و خُضوع سے عبادت کرنے والے بن جائیں، اے کاش! ان کے خوفِ خدا اور تقوی کے صدقے ہم بھی خوفِ خدا سے رونے والے بن جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تِرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "فیضانِ فاروقِ اعظم" کا تعارُف

عاشقِ ماہِ رسالت، پیکرِ عدل وانصاف، حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرت اور آپ کے خوفِ خدا سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ فاروقِ اعظم"** کا مُطالَعہ کرنا اِنتہائی مُفید ہے۔ اس کتاب میں فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرت کے مختلف حَسِین پہلو، مثلاً آپ کے بچپن، جوانی، قبولِ اسلام سے قبل اور بعد کے حالات، آپ کے اَوصاف، ہجرت و غزوات، جاں نثاری اور وَفاشعاری کے ایمان افروز واقعات اور آپ کے دیگر روشن پہلوؤں کو اِنتہائی دِلکش انداز میں تحریر کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا تعارف:

پیارے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے خوفِ خدا کے بارے میں مزید واقعات سن کر ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل میں سجاتے جایئے۔ آیئے! اس سے پہلے آپ کا تعارف (Introduction) سنتے ہیں۔

❖ آپ کی کُنْیَت "ابُو حَفْص" اور لقب "فارُوقِ اَعظَم" ہے۔ ❖ ایک روایت میں ہے آپ 39 مردوں کے بعد، خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا سے اِعلانِ نَبُوَّت کے چھٹے سال اِیمان لائے، اسی لئے آپ کو مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِین یعنی "40 کا عدد پُورا کرنے والا" کہتے ہیں۔ ❖ آپ کے اِسلام قبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حَد خُوشی ہوئی اور اُن کو بَہُت بڑا سہارا مل گیا، یہاں تک کہ حُضُور رحمتِ عالَم، جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مُحْتَرم میں اِعلانیہ نَماز اَدا فرمائی۔ ❖ آپ اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ بَر سرِپَیکار رہے اور تمام مَنْصُوبہ بندیوں میں شاہِ خَیْرُالْاَنام، رسُولِ عالی مَقام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر و مُشیر کی حَیْثِیَّت سے وَفادار ورفیقِ کار رہے۔ ❖ خلیفۂ اَوّل، اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے بعد حضرت فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو خلیفہ مُنْتَخَب (choose) فرمایا، ❖ آپ نے تَخْتِ خِلافت پر رَونق اَفروزہ کر جانشینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام ذِمّے داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے سر اَنجام دیا۔ ❖ آپ مُرادِ رسول تھے (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ تھے) ❖ آپ کا قلب انوارِ الٰہی سے خوب روشن تھا، شمعِ رسالت، ماہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے روشنی پانے کے بعد آپ خود بھی نورِ ہدایت کا ایسا سرچشمہ بنے بلکہ جو ان کے نقشِ قدم پر چلا، اس نے بھی اپنی دنیا و آخرت روشن کرلی، ❖ آپ بصیرت اور دانشمندی کے روشن چراغ تھے، مستقبل کے پردوں

میں چھپے ہوئے واقعات کا پہلے ہی اِدراک کر لیا کرتے تھے، سچ اور جھوٹ کی پہچان میں مکمل مہارت رکھتے تھے، ❖ آپ کی جرأت و بہادری، عاجزی و سادگی، ہمت و مردانگی، حوصلہ واستقامت، دیانت و امانت، ذہانت وفَطانت اور صبر کی مثالیں آج بھی تاریخ کے اوراق میں نقش ہیں۔ ❖ آپ کی ذاتِ مبارکہ میں بھی انسانی خواہشات موجود تھیں، مگر آپ کی شان وعظمت یہ تھی کہ نہ تو کبھی بھوک (Hunger) کی شدت میں کوئی ناپسندیدہ فعل صادر ہوتا نہ خواہشاتِ نفس کی پیروی کرتے، نہ تو غُصّے میں کبھی دامنِ اعتدال سے تجاوز کرتے اور نہ کبھی خوشی میں یادِ خدا سے غافل ہوتے، ❖ آپ نے اپنی ایک ایک عادت کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھال رکھا تھا، اَلغرض! آپ گفتار و کردار کے حقیقی غازی تھے۔ بالآخر نمازِ فَجر میں ایک بدبخت نے آپ پر خنجر سے وار کیا اور آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شَرفِ شَہادَت سے سَرفَراز ہوگئے۔ بَوَقْتِ وَفات آپ کی عُمر شریف63 برس تھی۔ ❖ حضرت صُہَیب رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور گوہرِ نایاب، فیضانِ نَبُوّت سے فَیض یاب خلیفہ رِسالت مآب حضرت عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ روضہ مُبارَکہ کے اندر حضرت صِدِّیق اَکبر رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کے پہلوئے اَنور میں مَدفُون ہوئے، جو کہ سرکارِ اَنام صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک پہلو (Side) میں آرام فرما ہیں۔

(الرّیاض النضرة فی مناقِب العَشرة، ج ۱، ص ۲۸۵، ۴۰۸، ۴۱۸، ملخصاً)

شہادت اے خُدا عطّؔار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما اِلٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص527)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم کاخوفِ خدا:

پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِن بے شمار خوبیوں کے ساتھ خوفِ خدا، تقویٰ وپرہیز گاری کے خُوگر تھے، آپ کی نصیحت آمیز گفتگو خوفِ خدا سے بھرپور ہوتی تھی۔بسا اوقات آپ پر خوفِ خدا کا ایسا غلبہ ہوتا کہ قبر وحشر کے حساب وکتاب کے خوف سے اس بات کی تمنّا کرتے: "**اے کاش!** میں اپنے گھر والوں کا دُنبہ ہوتا جسے وہ خوب کھلاتے پلاتے حتّٰی کہ میں خوب موٹا تازہ ہوجاتا۔ پھر ان کے پیارے دوست مہمان بنتے تو وہ مجھے ان کے لیے ذبح کرتے، میرے کچھ گوشت کو بھونتے، کچھ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے (Pieces) کرکے کھاجاتے، اے کاش! میں انسان نہ ہوتا۔ (شعب الایمان للبیھقی، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/۴۸۵، حدیث:۷۸۷، از فیضانِ فاروقِ اعظم، ۱/۱۵۲)

ایک بار آپ نے زمین سے ایک مٹی کا ڈھیلا اٹھایا اور فرمایا: "اے کاش! میں مٹی کا ڈھیلا ہوتا، اے کاش! میری ماں نے مجھے نہ جَنا ہوتا، اے کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا، اے کاش! میں کوئی بُھولی بِسری شے ہوتا۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عمر بن خطاب، ۸/۱۵۲، حدیث:۳۹، از فیضانِ فاروقِ اعظم، ۱/۱۵۳)

کاشکے نہ دنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا	قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
آہ! سَلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے	کاشکے مِری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص:159)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ خوفِ خدا کے سبب اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے بطورِ عاجزی دُنبہ اور مٹّی کا ڈَھیلا

بننے کی خواہش کر رہے ہیں، کیونکہ مٹّی اور جانور کو بُرے خاتمے کا خوف نہیں ہوتا، اُنہیں نَزع کی سختیوں، قبر کی وَحشتوں اور جہنَّم کی سزاؤں سے واسِطہ نہیں پڑے گا۔ غور کیجئے کہ جب حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قطعی جنّتی ہونے کے باوجود اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں، تو ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر کا کس قدر خوف اور ایمان کی سلامتی کی کتنی زیادہ فکر (Worry) کرنی چاہئے۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ عُلمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس کو (زندگی میں) سلبِ ایمان (ایمان چھین جانے) کا خوف نہ ہو، نزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔ اسی وجہ سے تو اللہ پاک نے ہمیں اپنے خوف سے ڈرتے رہنے اور آخری دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تاکید فرماتے ہوئے پارہ 4 سُوْرَۃُ آلِ عِمْران کی آیت نمبر 102 میں ارشاد فرمایا ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

مشہور مُفسّرِ قرآن حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اسلام پر خاتمہ ہونے کا اِعتبار ہے، اگر عمر بھر مومن رہے، مرتے وَقْت کافر ہو جائے تو وہ اصلی کافر کی طرح ہے۔ اللہ پاک اچھا خاتمہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دین اللہ پاک کے خوف سے رونے والے، اس کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے والے، ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے والے تھے، بِلا شبہ یہ لوگ ایمان

کے حقیقی معنی میں قدردان تھے، انہیں اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فرمان ”اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم“ **اعمال کا دار ومدار خاتمے پر ہے۔** (بخاری،کتاب القدر،باب العمل بالخواتیم، ۲۷۴/۴، حدیث:۶۶۰۷) پر پورا پورا یقین ہوتا تھا جبھی تو ان کے شب و روز صرف اسی فکر میں بسر ہوتے ہیں کہ کہیں ہمارا ایمان ہم سے چھین نہ لیا جائے، ایمان سلامت رہا تو آخرت میں عیش و راحت کا سامان ہے اور ایمان سلب کر لیا گیا تو اعمال بھی برباد (Destroy) ہوں گے اور دونوں جہاں میں ذِلّت و رُسوائی کا بھی سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا رہنے اور اپنا قیمتی وقت فضولیات بلکہ ناجائز و حرام کاموں میں برباد کرنے کے بجائے اللہ پاک کے نیک بندوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ایمان کی حفاظت کیلئے کوشاں رہیں، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے توبہ و اِسْتِغْفار کریں اور اپنے ظاہر و باطن کو گُناہوں سے پاک رکھیں، ہر عمل اللہ پاک کی رضا کیلئے کریں اور ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہیں، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ قطعی جنّتی ہونے کے باوجود اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے بہت ڈرتے تھے۔

خفیہ تدبیر سے ڈرنا

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو جنّت کی بشارت عطا فرمائی مگر اس کے باوُجود آپ نے فتنوں اور مُنافقین سے مُتَعَلِّق احوال میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے راز دار صحابی حَضرت حذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے اِسْتِفسار فرمایا: اے حُذیفہ! کیا مُنافقین میں میرا نام بھی ہے؟ تو حَضرت حذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اللہ پاک کی قسم! آپ ان میں سے نہیں۔ حَضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے نفس نے میرے احوال کو مُشْتَبَہ (Doubtful) تو نہیں کر دیا اور میرے عیوب کو مجھ سے چھپا تو نہیں لیا اور یہ خوف اتنا زیادہ ہوا کہ انہوں نے رسولِ کائنات، فَخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

طرف سے ملنے والی جنَّت کی بشارت کو چند ایسی شرائط سے مشروط جاناجو آپ میں نہ پائی جاتی تھیں، لہٰذا آپ نے اس بشارت سے اپنے آپ کو مطمئن (Satisfy) نہ کیا۔

خوفِ خدا کے سبب آپ کا حال یہ تھا کہ بسا اوقات چھوٹے چھوٹے بچوں کا ہاتھ پکڑ کر لے آتے اور ان سے فرماتے: اُدْعُوْا لِیْ فَاِنَّکَ لَمْ تُذْنِبْ یعنی میرے لیے دعا کرو کیونکہ تم نے ابھی تک گناہ نہیں کیا۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ۱/۱۶۶)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی یہ کیفیت ہمارے لیے لمحۂ فکریہ ہے! ہمارا حال یہ ہے کہ شب و روز غفلتوں میں کٹ رہے ہیں، خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیز گاری سے کوسوں دُور ہیں، کوئی حُسنِ عمل نہیں ہے، گناہوں کا بھاری بوجھ ہے مگر ہمیں اپنی عاقبت کی کوئی پروا نہیں ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان کو سب سے زیادہ عزیز اپنی آخرت ہی ہونی چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یا مُصطفٰے! گُناہوں کی عادَتیں نکالو — جذبہ مجھے عَطا ہو سُنَّت کی پَیروی کا
اِیماں پہ ربِّ رَحمت دیدے تُو اِستقامت — دیتا ہوں واسِطہ میں تجھ کو ترے نبی کا
کچھ نیکیاں کَما لے جَلْد آخِرت بنا لے — کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زِندگی کا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص:178، 177)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم کے خوفِ خدا پر اقوالِ صحابہ:

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً جب بندے میں اللہ پاک کا خوف پیدا ہوتا ہے تو اس کے

دن رات کے معمولات بدل جاتے ہیں، اس کے شب وروز عبادت میں بسر ہوتے ہیں۔ وہ اس دنیا کی ناپائیدار زندگی پر بھروسا (Trust) کرنے کے بجائے ہمیشہ باقی رہنے والے زندگی کو ترجیح دیتا ہے۔ خوفِ خدا رکھنے والا شخص اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری، خوفِ خدا سے اشکباری، ہر لمحہ تقویٰ وپرہیزگاری کے ساتھ ساری زندگی قبر وآخرت کی تیاری میں گزار دیتا ہے تو اس کے صحبت یافتہ اور قریبی افراد اس میں تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں بھی کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی متفقہ رائے ہے کہ آپ نہایت مُتّقی، خوفِ خدا رکھنے والے اور دُنیا سے بے رغبت رہنے والے انسان تھے۔ آیئے! آپ کے بارے میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے چند اقوال سنتے ہیں:

1. حضرت طلحہ بن عُبیداللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: "**مَا کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَوَّلِنَا اِسْلَاماً وَلَا اَقْدَمِنَا هِجْرَةً وَلٰكِنَّهُ كَانَ اَزْهَدَنَا فِي الدُّنْيَا وَاَرْغَبَنَا فِي الْاٰخِرَةِ** یعنی امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نہ تو ہم سے پہلے ایمان لائے اور نہ ہی ہم سے پہلے ہجرت کی، مگر آپ ہم سے بڑھ کر دنیا سے بے رغبت اورآخرت کے شائق (Fancier) تھے۔ (اسد الغابہ، ج۴، ص۱۶۷)

2. حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: "**وَاللہِ مَا کَانَ عُمَرُ بِاَقْدَمِنَا هِجْرَةً وَقَدْ عَرَفْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ فَضَّلَنَا كَانَ اَزْهَدَنَا فِي الدُّنْيَا** یعنی اللہ پاک کی قسم! امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ہم سے پہلے ہجرت نہیں کی، لیکن میں نے اس بات کو جان لیا ہے کہ وہ کیوں ہم پر فضیلت وسبقت لے گئے ہیں؟ اور وہ بات یہ ہے کہ آپ ہم میں سب سے زیادہ زُہد وتقویٰ والے تھے۔" (اسد الغابہ، ج۴، ص۱۶۷)

3. حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”**کَانَ اَکْثَرُ کَلَامِ عُمَرَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ** یعنی اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی زبان پر اکثر اَللّٰہُ اَکْبَر جاری رہتا تھا۔“

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۳۶۴)

4. حضرت حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ اپنا وظیفہ پڑھنے کے دوران بسا اوقات اتنا روتے کہ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آتے، ایک دو روز تک اپنے گھر سے بھی نہ نکل پاتے اور لوگ آپ کی تیمار داری کیلئے آتے۔“

(شعب الایمان، ج ۲، ص ۳۶۴، حدیث: ۲۰۵۶)

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
خدا اُن کا محمد مصطفٰی فاروقِ اعظم کا
بھٹک سکتا نہیں ہر گز کبھی وہ سیدھے رستے سے
کرم جس بخت وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص: 526، 527)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ”نیک اعمال پر عمل“

پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کہ حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے خوفِ خدا اور تقویٰ کی اعلیٰ صِفّات کی مدنی خوشبوؤں سے معطر ہو کر ہمارا بھی مدنی ذہن بنا ہو کہ مجھے بھی خوفِ خدا کا پیکر بننا ہے، مجھے بھی مُتّقی بننا ہے پھر ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت(Company)

حاصل کرنی ہو گی، جن کی صحبت سے ہم بھی خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر بن جائیں، اس کے لیے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول بہترین مُعاون و مدد گار ہے۔ آپ بھی اس دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صحبتوں کی برکت سے خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے کی دولت ملے گی۔ 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ بارہ (12) دینی کاموں میں سے ایک دینی کام، اپنے اَعْمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنا اور ہر انگریزی ماہ مکمل ہوتے ہی نیک اعمال کا رِسالہ جمع کروادینا بھی ہے۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے، بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ حضرت محمد بن علی کتّانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بظاہر تو تم دُنیا میں رہو، لیکن دل آخِرت (کی تیاری) میں مَشْغُول رہے۔

(طبقات الصوفیۃ للسلمی، الطبقۃ الرابعۃ، ص ۲۸۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن دَور میں آخِرَت کی تیارِی کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طَریقوں پر مُشتَمِل نیک اعمال رسالہ بَصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی روزانہ غور و فکر کرتے ہوئے، نیک اعمال کا رِسالہ پُر کر کے ہر انگریزی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا مَعمُول بَنا لینا چاہئے اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنا چاہئے، اس دینی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ دِین و دُنیا کی ڈھیروں ڈھیر بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ آیئے! اسلامی بھائیوں کے 72 نیک اعمال میں سے نیک عمل نمبر 36 **"انفرادی کوشش"** والے نیک عمل کی برکتوں سے مالا مال ایک مَدَنی بہار سُنئے۔ چُنانچہ

میٹھے بولوں میں کھو گئے

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں بَحرِ عِصیاں میں مُستَغرَق (ڈوبا ہوا) اپنی زِندگی کے "انمول ہیرے" غَفلَت کی نذر کئے جا رہا تھا، رات گئے تک دوستوں کے ساتھ خُوش گپیوں میں مصروف رہنا میرا معمول تھا۔ رَمَضانُ الْمبارک کی ایک رات حسبِ معمول ہم دوست مل کر بیٹھے مذاق مسخریوں میں مشغول تھے، اِسی دوران دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک عاشقِ رسول ہمارے پاس تشریف لائے، اُنہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے اور ہمیں نہایت عُمدہ باتیں بتائیں، ہم ان کے میٹھے بولوں میں کھو گئے۔ دورانِ گُفتگو فکرِ آخرت واِصلاحِ اُمَّت کا موضوع (Topic) بھی زیرِ بحث رہا۔ دوسری رات ہم پھر اسی جگہ محفل سجائے ان اسلامی بھائی کے منتظر تھے کہ حَسبِ اُمید وہ تشریف لائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ چلنے کی دعوت پیش کی، میں ان کے ساتھ فیضانِ مدینہ پہنچ گیا۔ وہاں کے رُوح پَرور ماحول نے میرے دل میں اِنقلاب برپا کر دیا اور یُوں اس عاشقِ رسول کی "**اِنفرادی کوشش**" کی برکت سے مجھے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول نصیب ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ مدرسۃ المدینہ

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی جہاں لوگوں کو نیک اعمال کی طرف رغبت دلا رہی ہے، وہیں 50 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہے، جن میں سے ایک شعبہ بچوں کی تعلیم وتربیت کیلئے مدرسۃ المدینہ (بوائز) اور بچیوں کیلئے مدرسۃُ المدینہ (گلرز) قائم ہیں۔ جن میں تَجوِید وقراٰت کے ساتھ

قرآنِ کریم حفظ وناظرہ پڑھایا جاتا ہے۔مدرسۃ المدینہ میں بچوں اور بچیوں کو دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ بالخصوص ان کی **اَخلاقی تربیت** پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے، **اسلامی احکامات** کے مطابق **اسلامی زندگی** گزارنے کا انداز سکھایا جاتا ہے، **سُنّتیں وآداب** بتائے اور سکھائے جاتے ہیں، **ماں باپ کا ادب واحترام** سکھایا جاتا ہے، **چھوٹوں سے شفقت اور بڑوں کا ادب** کرنا سکھایا جاتا ہے، **نمازوں کا پابند اور سُنّتوں کا عامل** بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، **جھوٹ** بولنے سے بچنے کا ذہن دِیا جاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃ المدینہ سے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرنے والے ہزاروں خوش نصیب **حُفّاظ** ہر سال ملک وبیرونِ ملک **نمازِ تراویح میں قرآنِ کریم** (مُصلّٰی) سُننے، سُنانے کی سعادتِ عظمیٰ حاصل کرتے ہیں، اس وقت بھی سینکڑوں وہ حُفّاظ جو مدرسۃ المدینہ سے حافظ بنے، دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں اپنی دِینی خدمات پیش کررہے ہیں، **کوئی اِمامت کے مُصلّے** پر ہے تو کوئی **تدریس کے منصبِ اعلیٰ** پر فائز ہو کر **تعلیمِ قرآن** کو میں عام کررہا ہے۔

قُرآنِ کریم کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے۔اس کا ایک حَرف پڑھنے پر 10 نیکیاں ملتی ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قُرآنِ پاک ہر مُسلمان کیلئے ہدایت کا سَرچشمہ بھی ہے، اس پر عمل کرنا دونوں جہان میں کامیابی کا سبب ہے، لیکن یاد رکھئے! عمل کرنے کیلئے اسے صحیح پڑھنا، سیکھنا اور سمجھنا ضَروری ہے لیکن اَفسوس صَد اَفسوس! کہ ہماری اَکثریَّت قُرآنِ کریم کو پڑھنے، سیکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے دُور ہوتی جا رہی ہے۔ حالانکہ اس کی تعلیم کے بارے میں پیارے مُعَلِّمِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہ۔** یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قُرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔(صحیح البخاری، الحدیث:۵۰۲۷، ج۳، ص۴۱۰)

قرآنِ کریم کس قدر سیکھنا ضروری ہے اس کے مُتَعَلِّق سیّدی اعلٰی حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ اِرْشاد فرماتے ہیں: اتنی تَجوید (سیکھنا) کہ ہر حَرْف دوسرے حَرْف سے صحیح مُمتاز ہو فَرضِ عَین ہے۔ بغیر اس کے نماز قَطْعاً باطل ہے۔(فتاویٰ رضویہ مخرجه، ج ۳، ص ۲۵۳) ہمیں خود بھی دُرست قرآنِ کریم پڑھنا آنا چاہئے، اپنے بچوں اور بچیوں کو تَجوید و قراءَت کے ساتھ قُرآنِ کریم کی تعلیم دلوانے، ان کی اَخلاقی تربیّت کے ذَریعے انہیں نیک بنانے اور اپنے لیے صَدَقۂ جارِیہ بنانے کیلئے مدرسۃُ المدینہ میں داخل کروا دیجئے۔

عطا ہو شوق مَولیٰ مَدرَسے میں آنے جانے کا
خُدایا ذَوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً خوفِ خدا بہت بڑی نعمت ہے، جب تک یہ عظیم دولت حاصل نہ ہو گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن (Impossible) ہے۔ لیکن جب یہ عظیم دولت نصیب ہو جائے تو نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ بندۂ مومن کے دل میں پیدا ہونے والے خوفِ خدا کی شمع اسے گناہوں کی تاریک راہ سے بچا کر نیک اعمال کے سیدھے راستے پر گامزن رکھتی ہے۔ یہ عظیم نعمت ہوتی کیا ہے؟ خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟ آیئے! اس بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اپنی مایۂ ناز تالیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 26 پر فرماتے ہیں: **"خوفِ خدا"** سے مراد یہ

ہے کہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں ایمان کی بربادی وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام **"خوفِ خدا"** ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ ربُّ الْعٰلَمِیْن نے مومنین کو کئی مقامات پر اس پاکیزہ صفت کو اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا: چنانچہ پارہ 5، سُوْرَۃُ نِسَآء، آیت نمبر 131 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِیَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک تاکید فرما دی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ (پ ۵، النساء: ۱۳۱)

اسی طرح پارہ 22، سورۂ اَحزاب آیت نمبر 70 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًاۙ(۷۰)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ (پ ۲۲، الاحزاب: ۷۰)

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 175 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(۱۷۵)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔ (پ ۴، آلِ عمران: ۱۷۵)

امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ یہ آیتِ کریمہ نقل کرنے کے بعد ترغیب دیتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: اے کاش! اِس آیتِ مقدّسہ کے صدقے غفلت کا پردہ چاک ہو جائے اور اُمّیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ ہمیں صحیح معنوں میں خوفِ خدا بھی مُیَسَّر آجائے، دُنیا کی بے ثَباتی کا حقیقی معنوں میں اِحساس ہو جائے، **کاش! کاش!** بُرے خاتِمے کا ڈر دل میں گھر کر جائے، اپنے پروردگار کی ناراضگیوں کا ہر دم دھڑکا لگا رہے، نَزع کی

سختیوں، مَوت کی تلخیوں، اپنے غسلِ میّت و تکفین و تدفین کی کیفیّتوں، قبر کی اندھیریوں اور وَحشتوں، منکَر و نکیر کے سُوالوں، قَبْر کے عذابوں، مَحْشَر کی گرمیوں اور گھبراہٹوں، پُل صراط کی دَہشتوں، بارگاہِ الٰہی کی پیشیوں، میدانِ قِیامت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پُرسِشوں اور سب کے سامنے عیب (Defect) کھلنے کی رُسوائیوں، جہنَّم کی خوفناک چِنگھاڑوں، دوزخ کی ہولناک سزاؤں اور اپنے نازوں کے پلے بدن کی نَزاکتوں، جنّت کی عظیم نعمتوں سے محرومیوں وغیرہ وغیرہ کا خوف ہمیں بے چین کرتا رہے اور **اے کاش!** یہ خوف ہمارے لئے ہدایت ورحمت کا ذَرِیعہ بن جائے جیسا کہ پارہ 9 سورۂ اَعراف آیت نمبر 154 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۵۴)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: ہدایت اور رحمت ہے ان کے لئے جو اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں۔

خدایا بُرے خاتمے سے بچالے
گنہگار ہے جاں بَلَب یاالٰہی
نظر میں محمد کے جلوے بسے ہوں
چلوں اس جہاں سے میں جب یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۸)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آیاتِ کریمہ کے علاوہ کئی احادیثِ طیبّہ میں بھی خوفِ خدا کی ترغیب دلائی گئی ہے، آیئے! خوفِ خدا کی فضیلت پر مشتمل 3 فرامینِ مُصْطفٰے سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: جس مؤمن کی آنکھوں سے اللہ پاک کے خوف سے آنسو نکلتا ہے، اگرچہ مکّھی کے سَر کے برابر ہو، پھر وہ آنسو اُس کے چہرے کے ظاہری حصّے تک پہنچے، اللہ پاک اُسے جہنّم پر حَرام کر دیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۹۰، حدیث: ۸۰۲)

2. ارشاد فرمایا: جب مؤمن کا دل اللہ پاک کے خَوف سے لَرزُتا ہے، تو اُس کی خطائیں اس طرح جَھڑتی ہیں، جیسے خشک درخت سے پتّے جَھڑتے ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۹۱، حدیث: ۸۰۳)

3. ارشاد فرمایا: جو شخص خوفِ خدا سے روتا ہے وہ ہرگز جہنَّم میں نہیں جائے گا حتّٰی کہ دودھ تھن میں واپَس آجائے۔ (سُنَنُ التِّرمذی، ۳/۲۳۶، حدیث: ۱۶۳۹)

مرے اَشک بہتے رہیں کاش ہردم — ترے خوف سے یا خدا یا الٰہی!
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ — میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی!

(وسائل بخشش ص۱۰۵)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے اندر تقویٰ وپرہیز گاری جیسی پاکیزہ صفات پیدا کریں اور ہر وَقت خوفِ خدا سے اشکباری کریں اور ذِکرِ الٰہی میں مصروف (Busy) رہیں، عذابِ الٰہی، میدانِ محشر اور جہنم کے احوال کے بارے میں آیاتِ کریمہ سن کر س حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی آنکھوں سے سَیلِ اشک رواں ہو جاتا۔ چنانچہ

سورۂ براءت تو سناؤ!

❖ منقول ہے کہ حضرت عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ ان لوگوں میں سے تھے جو سب سے اچھی آواز میں قرآن پڑھتے، ایک مرتبہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ

نے ان سے فرمایا: اے ابنِ عامر! آج مجھے سورۂ براءت سناؤ! انہوں نے اس کی تلاوت شروع کی تو حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بہت زیادہ روئے۔ پھر فرمایا: میرا گمان یہ ہے کہ یہ سورت ابھی نازل ہوئی ہے۔ (موسوعه ابن ابی الدنیا، کتاب الرقة والبکاء، ص۱۸۰ ، حدیث:۷۶)

ایک مہینے تک عیادت:

ایک مرتبہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کسی شخص کے گھر کے پاس سے گزرے، وہ شخص اس وقت سورۂ طُور کی تلاوت کر رہا تھا۔ آپ ٹھہر کر اس کی تلاوت سننے لگے، جب وہ شخص اس آیتِ کریمہ پر پہنچا:

﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ(۷) مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ(۸)﴾ کنزالایمان: بے شک تیرے ربّ کا عذاب ضرور ہونا ہے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔ (پ۲۷، الطور:۷،۸)

تو آپ اپنے دراز گوش سے نیچے تشریف لا کر دیوار کے سہارے کھڑے ہوگئے اور کافی دیر تک ان آیات میں غور و فکر فرماتے رہے، اس کے بعد اپنے گھر واپس تشریف لائے اور ایک مہینے تک بیمار رہے۔ لوگ آپ کی عیادت کے لئے آتے تھے لیکن کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کی بیماری کا سبب کیا ہے۔ (احیاء العلوم، ۴/۲۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی روزانہ ترجمہ و تفسیر کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہیے اور سیرتِ فاروقی پر عمل کرتے ہوئے آیاتِ مبارکہ میں عذابات کا تذکرہ پڑھ کر رونے کی کوشش کرنی چاہیے اور رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنا لینی چاہیے، مگر یاد رکھئے! کہ قبر

وحشر اور حساب ومیزان وغیرہ کے حالات سن کر یا پڑھ کر محض چند آہیں بھر لینا...یا... اپنے سر کو چند مرتبہ اِدھر اُدھر پھرا لینا...یا... کفِ افسوس مل لینا...یا پھر...چند آنسو بہالینا ہی کافی نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا کے عملی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے گناہوں کو ترک کر دینا اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول ہو جانا بھی اُخروی نجات کے لئے بے حد ضروری ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنا جایزہ لیں اور سوچیں کہ اب تک ہم اپنی زندگی (Life) کی کتنی سانسیں لے چکے ہیں، اس دنیائے فانی میں اپنی حیات کے کتنے ایام گزار چکے ہیں، بچپن، جوانی، بڑھاپے میں سے اپنی عمر کے کتنے اَدوار ہم گزار چکے ہیں؟ اور اس دوران کتنی مرتبہ ہم نے اس نعمتِ عظمٰی کو اپنے دل میں محسوس کیا؟ کیا کبھی ہمارے بدن پر بھی اللہ پاک کے ڈر سے لرزہ طاری ہوا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خشیتِ الٰہی کی وجہ سے آنسو نکلے؟ کیا کبھی کسی گناہ کے لئے اٹھے ہوئے ہمارے قدم اس کے نتیجے میں ملنے والی سزا کا سوچ کر واپس ہوئے؟ کیا کبھی ہم نے اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضری اور اس کی طرف سے کی جانے والی گرفت کے ڈر سے زندگی کی کسی رات کی کوئی گھڑی خوف میں کاٹی؟ کیا کبھی ربّ کی ناراضی کا سوچ کر ہمیں گناہوں سے وحشت (Fear) محسوس ہوئی؟ کیا کبھی اپنے مالک کی رضا کو پالینے کی خواہش سے ہمارے دل کی دنیا زیروزبر ہوئی؟ اگر جواب ہاں میں ہو تو سوچیے کہ اگر ہم نے ان کیفیات کو محسوس بھی کیا تو کیا خوفِ خدا کے عملی تقاضوں پر عمل پیرا ہونے کی سعادت حاصل کی یا محض ان کیفیات کے دل پر طاری ہونے پر مطمئن ہو گئے کہ ہم اللہ پاک سے ڈرنے والوں میں سے ہیں؟

اگر ان سوالات کا جواب نفی (Negative) میں آئے تو غور کرنا چاہئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ گناہوں کی کثرت کے نتیجے میں ہمارا دل سخت سے سخت تر ہو چکا ہو، جس کی وجہ سے

ہم ان کیفیات سے اب تک نا آشنا ہوں۔ اگر واقعی ایسا ہے تو مقامِ تشویش ہے کہ ہماری کساوتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غفلت کہیں ہمیں جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں نہ گرا دے۔ (مَعاذَاللہ پاک)

بُری اور اچھی صحبت کا اثر:

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں اللہ پاک کا سچا خوف پیدا کرنے کیلئے اچھی صحبت ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ اچھی صحبت انسان کو نیکیوں کی راہ پر گامزن رکھتی ہے، جبکہ بُری صحبت دن بدن گناہوں کے دلدل (Marsh) میں دھنساتی جاتی ہے۔ افسوس! آج ہم بُرے دوستوں سے باز نہیں آتے، اپنے قیمتی لمحات کو دوستوں کے ساتھ فضول باتوں، مذاق مسخریوں اور غیر سنجیدہ حرکتوں میں گنوا دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! بُرا دوست ایمان کیلئے باعثِ نقصان ثابت ہو سکتا ہے۔ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔ (مُسنداحمد، ۱۶۸/۳، حدیث: ۸۰۳۴)

مشہور مفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ (پاک) رسول (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کا فرماں بردار ہے یا نہیں۔ صُوفیا فرماتے ہیں کہ انسانی طبیعت میں اَخذ یعنی لے لینے کی خاصیَّت (Quality) ہے۔ حَریص کی صحبت سے حرص، زاہد کی صُحبت سے زُہد و تقویٰ ملے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۵۹۹/۶)

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً یہی وجہ ہے کہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خود خوفِ خدا رکھنے والے تھے تو آپ کی صحبتِ بابرکت سے فیض پانے والے بھی خوفِ

خدا کے پیکر بن جاتے تھے۔ جیسا کہ حضرت مِسوَر بن مَخرَمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ”**کُنَّا نَلْزَمُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ نَتَعَلَّمُ مِنْهُ الْوَرَعَ** یعنی ہم لوگ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ساتھ ہی رہتے تھے تاکہ تقویٰ و پرہیز گاری سیکھیں۔(طبقات کبریٰ، ج ۳، ص ۲۲۰) اور آپ جس طرح خُود مُتّقی و پرہیز گار تھے، اسی طرح دوسروں کو بھی تقویٰ و پرہیز گاری کی نصیحت فرماتے۔ چنانچہ حضرت یحییٰ بن جعدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک بار اَمِیْرُالمؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ حضرت سامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور اِرشاد فرمایا: ”**وَالَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ مَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللہُ وَاُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللہِ** یعنی اس ربّ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تمہیں اللہ پاک سے ڈرنے کی وصیت (Advise) کرتا ہوں۔“

(مصنف عبدالرزاق، ج ۱، ص ۴۱۴، حدیث ۲۱۳۷)

آپ فرماتے ہیں: ”**کَرَمُ الْمُؤْمِنِ تَقْوَاہُ** یعنی مومن کی عزّت اس کا تقویٰ و پرہیز گاری ہے۔“ (جامع الاصول، ۱۱/ ۶۵۴) آپ کے اس فرمان کا اشارہ قرآنِ پاک میں اللہ پاک کے اس فرمانِ عالیشان کی طرف ہے: ﴿**اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ**﴾ (پ۲۶، الحجرات:۱۳)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: ”**بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔**“

اللہ پاک ہمیں حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرتِ مبارکہ پر چلتے ہوئے، آپ کی عبادت گزاری، تقویٰ و پرہیز گاری اور خوفِ خدا سے اشکباری جیسی پاکیزہ صفات اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے مُحَبَّت کی اس نے مجھ سے مُحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مُحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

مُحَرَّم شریف میں روزہ رکھنا سُنّت ہے

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّم یعنی رمضان کے بعد سب سے اَفْضَل روزے ماہِ مُحَرَّم کے ہیں جو کہ اللہ پاک کا مہینا ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! عاشورا یعنی 10 **مُحَرَّم شریف** کا روزہ سُنّت مصطفےٰ ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہما فرماتے ہیں: عاشورا یعنی 10 **مُحَرَّم شریف** کو نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا۔[3]

﴿اعلان﴾

محرم شریف میں روزہ رکھنے کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

1... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2... مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، صفحہ:424، حدیث:1163۔
3... بخاری، کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشوراء، صفحہ:524، حدیث:2004 ملتقطاً۔

﴿یاددھانی﴾

دو فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَأَتُوْبُ اِلَيْهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1…کنزالعمال، 14/80، حدیث: 38293

2…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نمازکے احکام، ص422

وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (4)

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

1 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ۔۔۔ الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة ۔۔۔ الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

(2) گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول، 11 جون 2026ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

مُحرّم شریف میں روزہ رکھنے کے بقیہ مدنی پھول

روایات کے مُطابِق: ❁ **مُحرّم شریف** کے ہر دن کا روزہ ایک ماہ کے روزوں کے برابر ہے۔[1] ❁ خصوصاً عاشورا کے روزے کے حوالے سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔[2] ❁ البتہ صرف دس **مُحرّم شریف** کا روزہ نہ رکھا جائے بلکہ 9 یا 11 مُحرّم کا روزہ بھی ساتھ شامل کر لیا جائے، آخری نبی، مُحمّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عاشورا کے دن کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی (اس طرح) مخالفت کرو کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ منورہ میں شہادت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "مدینہ منورہ میں شہادت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی شَھَادَۃً فِی سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِی فِی بَلَدِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(بخاری، 622/1، حدیث: 1890)

اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر میں موت نصیب فرما۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ص 282)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... ترغیب وترہیب، کتاب الصوم، الترغیب فی صیام... الخ، صفحہ: 349، حدیث: 4۔
2 ... مسلم، کتاب الصیام، باب فضل استحباب صیام... الخ، صفحہ: 423، حدیث: 1162۔
3 ... مسند امام احمد، جلد: 2، صفحہ: 100، حدیث: 2191۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔ (2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔ (3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو تَوبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔ (5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔ (6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔ (7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔ (9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

1 ... جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟(3)ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُالملک پڑھ یاسُن لی؟(5)ہر نماز کے بعد آیۃُالکُرسی، تسبیح فاطمہ، سُورۃُالاِخلاص پڑھی؟(6)کنزُالاِیمان سے تین آیات یاصِراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یاسُن لئے؟(7)شَجرے کے اَوراد پڑھے؟(8)313بار دُرُود شریف پڑھے؟(9)آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں سے بچایا؟(11)فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟(12)12منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟(13)اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14)غُصّے کا عِلاج کیا؟(15)اپنا جائزہ لیا؟(16)اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)آپ اور جی کہہ کر بات کی؟(18)مَدرسۃُ المدینہ (بالِغان)میں پڑھا یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟(20)دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟(21)فجر کے لئے جگایا؟(22)دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟(23)گھر درس ہوا؟(24)مسجد درس دیایاسُنا؟(25)سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟(26)زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)ایک مُشت داڑھی ہے؟(28)گناہ ہونے کی صورت میں فوراًتوبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟(30)مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟(32)ظہر کی سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تہجُّد یاصلوٰۃُاللَّیْل پڑھی؟(34)اوّابین یااِشراق وچاشت پڑھیں؟(35)عصر یاعشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟(36)12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟(38)جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت"دعوت اسلامی کا چینل" دیکھا؟(40)ذاتی دوستی تو نہیں کی؟(41)وقت پر قرض ادا کر دیا؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(43)صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟(44)مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(45)تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟(46)کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47)ایریا درس دیا، یا سُنا؟(48)والدین اور پیرومُرشد کو اِیصالِ ثواب کیا؟(49)اِسراف سے بچے؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(52)زبان کے گناہوں سے بچے؟(53)فُضول باتوں سے بچے؟(54)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12مرتبہ☆اشارے سے گفتگو12مرتبہ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ

ہفتہ وار9نیک اعمال

(57)اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھا یا سُنا؟(59)ہفتہ وار اِجتِماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟(60)ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61)مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟(64)علاقائی دورہ کیا؟(65)پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد